Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جشن اول نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ | ۱۱ فتح ۱۳۴۸ھش | ۱۱ دسمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۸۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حُسنِ اخلاق ہی تمام ترقیات کا زینہ ہے

جو شخص نوعِ انسان کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا اس کے ایمان کو ضائع نہیں ہونے دیتا

"دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت ہی پسند کرتا ہے۔ اِس سے بڑھ کر اَور کیا ہوگا کہ وہ اس ہمدردی کو اپنی ہمدردی فرماتا ہے۔ عام طور پر دُنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی کا خادم اس کے کسی دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر گیری نہ کرے۔ نہ رات کو آرام کی جگہ دی جاوے۔ نہ کھانے پینے کو کچھ دیا جاوے تو کیا وہ آقا جس کا یہ خادم ہے اپنے اس دوست سے خوش ہوگا؟ ہرگز نہیں، بلکہ اس کے دل میں گزرے گا کہ اُس نے میرے آدمی کی کچھ بھی قدر نہ کی۔ اُس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حُسنِ سلوک گویا مالک کے ساتھ ہی حُسنِ سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اسی طرح اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی شخص اس کی مخلوق کے ساتھ سرد مہری کرے کیونکہ اُس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے اور اخلاق سے پیش آتا ہے وہ گویا اپنے خدا کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے اور اسکی رضامندی حاصل کرتا ہے۔

غرض حُسنِ اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو (جو مخفی ہے) تقویت دیتا ہے۔ مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ جو شخص نوعِ انسان کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالیٰ اس کا ایمان کبھی بھی ضائع کرے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ بناوٹی اخلاق خدا کے لئے نہیں ہوتے۔ جب انسان محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے یہ کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اُس کا ایمان اَور بھی قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ نمائش و نمود کے لئے جو اخلاق کئے جاتے ہیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور اخلاص کے نہ ہونے کے سبب اُن سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اِس طرح اکثر لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں مگر اصل غرض ان کی اس سے شہرت حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اِس لئے ان اخلاق کو حاصل کرنا چاہیئے جن سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضامندی کے لئے جو انسان اخلاقِ فاضلہ سے کام لے گا اس کا ایمان قوی ہوگا۔ خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل اگر کیا جاوے تو خواہ وہ کام کتنا ہی چھوٹا ہو اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ ضرور دیتا ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۰ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضور کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ ماہ فتح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۵ دسمبر ۱۹۶۹ء (۲۴ رمضان المبارک ۱۳۸۹ ہجری بروز جمعۃ المبارک) بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں عزیزہ مطیبہ بشیر صاحبہ سلمہا بنت محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور کا نکاح مکرم شیخ مظفر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ ابن محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

ادارہ الفضل محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب اور محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر اور ہر دو بزرگوں کے جملہ افرادِ خاندان کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دُنیوی لحاظ سے بابرکت کرے احباب جماعت بھی رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

● ربوہ ۱۰ فتح۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی طبیعت Gastric Trouble کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور مدد الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے نتیجہ میں آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اعلانِ تعطیل

عید الفطر کی مبارک تقریب کے سلسلہ میں ۱۱ فتح، ۱۲ فتح ۱۳۴۸ ہش (مطابق ۱۱، ۱۲ دسمبر ۱۹۶۹ء) دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی قارئینِ کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

آخری تین سورتوں کا درس اور اجتماعی دعا

ربوہ — آج ۱۰ ماہِ فتح (دسمبر) مطابق ۲۹ رمضان المبارک بروز بدھ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قرآنِ مجید کی آخری تین سورتوں کا درس دیں گے اور اسکے بعد اجتماعی دعا ہوگی انشاء اللہ العزیز۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ فتح ۱۳۴۸ ہش

عید مبارک

عید کے معنی خوشی کے ہیں اور واقعی عیدالفطر بھی مومنوں کے لئے ایک خوشی کا دن ہے مگر عام خوشی اور مومن کی خوشی میں یہ فرق ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ خوشی اس بات کو سمجھتے ہیں کہ وہ جو کچھ نفس کے احتظاظ کے لئے چاہیں کر سکتے ہیں۔ چونکہ نفس کا رجحان مادی لذائذ کی طرف ہوتا ہے اس لئے عام طور پر مادی لذائذ کی بہتات کا نام خوشی سمجھا جاتا ہے لیکن ایک مومن کا نفس مادی لذائذ کو محض ضمنی چیز تصور کرتا ہے اس کی حقیقی لذت خوشنودیٔ خدا میں ہوتی ہے۔

عیدالفطر کی خوشی ایک مومن کو اس لئے ہوتی ہے کہ اس نے اللہ تعالےٰ کی رضا کے مطابق رمضان کا مہینہ روزے رکھ کر کامیابی سے گزارا ہے اور ماہِ صیام کے تمام لوازمات کو نگاہ میں رکھا ہے۔ اس نے عام معمول سے بڑھ کر ہر کام تقویٰ کے تقاضوں کے مطابق کیا ہے، راتوں کو اللہ تعالےٰ کی عبادت کی ہے اور دن کو رزق حلال کمانے میں صرف کیا ہے۔ کسی سے بے جا طور پر زیادتی نہیں کی نہ ہاتھ سے نہ زبان سے۔ اس نے اپنے ہر عضو کو اللہ تعالےٰ کے احکام کے مطابق استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تقویٰ کا راستہ بڑا مشکل راستہ ہے۔ انسان پر نفسِ امّارہ ہر وقت حملہ کرنے پر تُلا رہتا ہے اور مادی فوائد جو بظاہر بڑے خوش آئند ہوتے ہیں ہر وقت اس کو صراطِ مستقیم سے ہٹانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ایک مومن نہایت استقلال اور عزم کے ساتھ شیطان کے حملوں کا مقابلہ کرے تو پھر وہ سلامتی کی راہ پر چل سکتا ہے مگر عام زندگی میں ایسے موڑ بھی آتے ہیں جب انسان لغزش کھا جاتا ہے اور گر جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے رمضان کا مہینہ اسی لئے مقرر کیا ہے کہ اس مہینہ میں خاص طور پر انسان نہایت ہوشیاری اور مومنانہ عزم کے ساتھ لمحہ لمحہ پر نگاہ رکھتے اور کسی وقت غفلت کا شکار نہ ہو۔ دراصل یہ مشق کا مہینہ ہوتا ہے۔ تقویٰ کی مشق کا۔ اور اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک مہینہ لگاتار چوکس رہنے سے انسانی نفس میں پاکیزگی اور پارسائی کا ایک نقش بن جاتا ہے جو اس کی آئندہ زندگی میں رہنمائی کرتا ہے اور اس کو آئندہ غفلت سے خبردار کرتا ہے۔

لہذا اگر رمضان کا مہینہ ایک مومن نے اس طرح گزارا ہے جو اللہ تعالےٰ کی رضا کے مطابق ہے اور اس نے واقعی اس کو اپنی آئندہ زندگی پر اثرانداز ہونے کی غرض سے نگاہ میں رکھا ہے تو پھر واقعی اس نے ایک عظیم مقصد حاصل کیا ہے اور اس کا یہ مہینہ فی الواقعہ اس کے لئے ایک رحمت کا مہینہ بن گیا ہے اور واقعی وہ حقدار ہے کہ عیدالفطر کے دن جس قدر چاہے خوشی منائے مگر یہ خوشی ان حدود کے اندر رہتی ہے جو اللہ تعالےٰ نے تقویٰ کی پاسداری کے لئے مقرر فرمائی ہیں۔ چنانچہ عیدالفطر کو ایک مومن خاندان حسب معمول سحرگہی کے وقت بیدار ہوتا ہے اور سحرگہی کی طرح اللہ تعالےٰ کی نعمتوں سے فیضیاب ہوتا ہے۔ جس طرح روزانہ بچے جاگ اُٹھتے تھے اور گھر کی رونق کا باعث بنتے تھے عیدالفطر کی صبح کو بھی وہ اُٹھ بیٹھتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں۔ روزہ دار تو اس لئے کہ روزانہ سحرگہی کے وقت کھانے کی عادت سی ہو گئی ہوتی ہے عیدالفطر کی صبح کو بھی وہ اس عادت کو پورا کرتے ہیں بلکہ اکثر لوگ تو عید کے بعد مزید چھ دن رمضان کے مہینہ کی طرح گزارتے ہیں۔ اس طرح نہ صرف وہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے حصول میں کوشش کرتے ہیں بلکہ جسمانی تقاضوں کے توازن کے لئے بھی دانشمندی سے کام لیتے ہیں۔ یہ چھ روزے نفل ہوتے ہیں اور مومن نفلوں کی بڑی رعایت رکھتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ جو انسان اللہ تعالےٰ کا ہو جاتا ہے اس کے لئے نفسانی خواہشات بھی تقدیس کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

> "خدا تعالےٰ کی محبت کے لئے جو اخلاص اور درد ہوتا ہے اور ثابت قدمی اس کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ انسان کو بشریت سے الگ کر کے الوہیت کے سائے میں لا ڈالتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۲)

رمضان کا مہینہ مومن کو اسی مقام پر پہنچاتا ہے۔ اس لئے عید کی خوشی اس کے لئے صرف یہ خوشی ہوتی ہے کہ اس نے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کر لی ہے۔ اس لئے وہ مادی لذائذ میں بھی روحانی لذائذ کا مزہ محسوس کرتا ہے۔ وہ عید کی صبح کو جو کھاتا ہے وہ بھی اسی رنگ میں کھاتا ہے۔ پھر وہ نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑے زیب تن کرتا ہے تو اس کام میں بھی اس کو روحانی لذت حاصل ہوتی ہے۔ وہ صاف ستھرا لباس پہن کر خوشبو لگاتا ہے تو اس وقت بھی اس کا نفس روحانی لذت پاتا ہے۔ اور جب وہ عیدگاہ کی طرف روانہ ہوتا ہے تو یہ تکبیر پڑھتا ہوا جاتا ہے کہ

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

اس وقت اس کی روح روحانی احتظاظ کے نقطۂ عروج پر ہوتی ہے اور جب وہ عیدگاہ کے میدان میں پہنچتا ہے تو "المؤمن مرآۃ المؤمن" کے مطابق ہر طرف اس کو روحانی اور مقدس انسان نظر آتے ہیں۔ اس کی خوشی کا پارہ اور بلند ہو جاتا ہے۔ اور وہ گویا ایک مقدس جنت میں سانس لے رہا ہوتا ہے۔ وہ امام نماز کے انتظار میں فرش پر بیٹھ جاتا ہے تو اس میں بھی اس کو ایک روحانی لذت ملتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ اور کبھی کبھی بلند آواز سے تکبیریں پڑھنے لگتا ہے۔ پھر اس کے کان میں آواز آتی ہے کہ قطاریں سیدھی کر لو اس کا دل روحانی خوشی سے بلیوں اُچھلنے لگتا ہے اور نہایت غور سے نماز کی تکبیروں کو سُنتا ہے۔ پھر امام کی اقتداء میں عید کے نفل ادا کرتا ہے اور اس کے بعد خطبہ سُننے کے لئے ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ خطبہ کے اختتام پر خوشی کا ایک سمندر موجیں مارنے لگتا ہے۔ ہر طرف سے عید مبارک عید مبارک کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ اس کے دوست آ آ کر اس کے گلے ملتے ہیں اور ہر طرف یہی نظارہ اس کو نظر آتا ہے۔ ربوہ میں اکثر یہ لہر یہیں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اعلان ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز دوستوں سے مصافحہ فرمائیں گے۔ یہ عید در عید ہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار

الفضل

خود خرید کر پڑھے

صحت جسمانی کے لحاظ سے

رمضان المبارک کی برکات

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدرآباد

نوٹ :- یہ تقریر مورخہ ۲۹ نومبر ریڈیو پاکستان حیدرآباد سے نشر کی گئی

رمضان المبارک روزوں کا مہینہ ہے جو مسلمانوں کے لئے متعدد اور متنوع برکات و فوائد کا حامل ہے۔ ظاہر ہے کہ متواتر ایک مہینہ کے روزے رکھنے کے نتیجہ میں انسان کی نفسانی خواہشات کمزور ہو کر اس کی روحانی قوتیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ نیز یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ اس کو بھوک پیاس اور تکلیف برداشت کرنے کی عادت ہو جاتی ہے اور اپنے غریب بھائیوں کی تکلیف کا احساس پیدا ہو کر ان کے ساتھ ہمدردی کے جذبات موجزن ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ صحت کے لحاظ سے بھی روزہ بہت سی برکات کا باعث بنتا ہے۔

(۱)

روزہ کا حکم ویسے تو تمام مذاہب میں مشترک ہے مگر اسلام نے جس شکل و صورت میں اس کو پیش کیا ہے۔ وہ باقی مذاہب سے نرالی ہے۔ دین فطرت ہونے کی بناء پر اس نے روزہ کے حکم میں بھی ہر شخص کے فطری قوٰے کو مدنظر رکھ کر ایسی تعلیم دی ہے۔ جو اس کی جسمانی صحت پر برا اثر نہ ڈالے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ (بقرہ ع ۴)

اللہ تعالےٰ کسی شخص پر اس کی طاقت سے بڑھ کر ذمہ واری نہیں ڈالتا۔

نیز روزوں کے بارے میں فرمایا۔

یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ (بقرہ ۱۸۶)

یعنی اللہ تعالےٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں چاہتا۔ چنانچہ روزہ کی صورت اللہ تعالےٰ نے یہ مقرر فرمائی کہ

"پو پھٹنے سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پیئے نہ مخصوص تعلق کی طرف توجہ کرے۔ پو پھٹنے سے پہلے وہ کھانا کھالے تاکہ اس کے جسم پر غیر معمولی بوجھ نہ پڑے اور غروب آفتاب پر روزہ افطار کر دے"

اس طرح روزہ کے اس حکم میں تمام ممکن سہولتیں مہیا کر دی گئیں

(۲)

پھر اسلام نے فطرت شناسی کے ساتھ ہر قسم کے معذور لوگوں کو روزہ سے مستثنیٰ کر دیا۔ چنانچہ بچے مستثنیٰ ہیں۔ وہ بوڑھے جن کے قوٰے مضمحل ہو چکے ہوں مستثنیٰ ہیں۔ عورتیں حمل اور رضاعت و ایام مخصوص میں مستثنیٰ ہیں۔ بیمار اور مسافر بھی روزہ سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے ہیں ان کے لئے حکم دیا کہ بیماری اور حالت سفر کے رفع ہونے کے بعد اتنے دنوں کے روزے بعد میں رکھیں۔

اس طرح ہر قسم کے معذوروں کو مستثنیٰ قرار دے کر روزہ صرف اس بالغ مسلمان کے لئے فرض قرار دیا جو صحت کی حالت میں ہو اور اپنے گھر میں مقیم ہو

(۳)

روزے کے بارے میں اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ

یعنی روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں کہ تاتم دینی و دنیوی شرور سے محفوظ رہو۔ یعنی نہ دینی خیر و برکت سے تم محروم رہو۔ اور نہ جسمانی صحت کے لحاظ سے نقصان میں رہو۔

گویا روزے، اگر ایک طرف ہمارے لئے دینی فوائد کے حامل ہیں تو دوسری طرف ہماری جسمانی صحت کے لئے بھی نفع بخش ہیں اور کئی قسم کی امراض سے نجات کا باعث ہوتے ہیں۔

چنانچہ آجکل کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بڑھاپا یا ضعف آتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ انسان کے جسم میں زائد مواد جمع ہو جاتے ہیں۔ اور ان سے بیماری۔ تھکان اور کمزوری وغیرہ عوارض جسم میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور روزہ اس کے لئے نہایت مفید ہے

اس میں شک نہیں کہ جب روزے رکھے جائیں تو رمضان کے دوران کچھ کوفت اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ مگر رمضان کے بعد چند دنوں میں ہی جسم میں ایک نئی قوت اور تروتازگی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اور قوٰے میں مضبوطی اور چستی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۴)

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جس طرح حد سے زیادہ فاقہ اور بھوک انسان کے جسم کو کمزور کر دیتی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ کھانا بھی انسان کے جسم کو مختلف بیماریوں کا نشانہ بنا دیتا ہے۔ طب کے تجربے اور مشاہدے یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ اکثر حالتوں میں انسان کا بھوکا رہنا اس کی صحت کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ مختلف بیماریوں کا یہ قطعی علاج ہے۔ سال میں ایک مہینہ کے روزے رکھنا جسمانی فضلہ کی تخفیف کے لئے نہایت ہی نفع بخش ہے۔ اور بہت سی بیماریوں کو دور کرتا ہے بشرطیکہ خود کھانے پینے اور افطار و سحور میں بے اعتدالی نہ کی جائے۔ اس طرح روزہ ایک قسم کا سالانہ شرعی علاج ہے۔

(۵)

اس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ انسان کی دماغی اور روحانی یکسوئی اور صفائی کے لئے مناسب فاقہ بہترین علاج ہے کیونکہ جب انسان کا معدہ ہضم و فتور سے خالی اور دل و دماغ تبخیر معدی سے پاک ہو۔ تو ان میں روشنی اور جلا پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ صوفیائے کرام نے کہا ہے کہ تصوف کی جان تین چیزیں ہیں۔

"کم بولنا کم کھانا اور کم سونا"

اور رمضان انہی تین چیزوں کی عملی تصویر ہے۔

غرض رمضان کا مہینہ ہمارے لئے مختلف قسم کی برکات لے کر آتا ہے۔ وہ انسانی ہمدردی کے جذبات کو ابھارتا۔ قربانی کی عادت ڈالتا۔ محنت و مشقت برداشت کرنے کا مادہ پیدا کرتا۔ بدیوں اور برائیوں سے بچنے کا سامان مہیا کرتا۔ اور روحانی ترقی کی منازل طے کرنے کا باعث بنتا اور جسم میں نئی قوت اور تروتازگی پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔ غرض علاوہ دیگر برکات و فوائد کے صحت کے لحاظ سے بھی اس میں بہت سے فوائد مضمر ہیں اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

(بقرہ ۱۸۵)

یعنی تم اگر علم رکھتے ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا روزے رکھنا ہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

اٹھو میرے پیارو دعائیں کریں

دعاؤں کے دن ہیں دعائیں کریں
خدا کے حضور التجائیں کریں

ہے راتوں کو اٹھنا بہت سودمند
انہیں دھیمی دھیمی ندائیں کریں

نبی پر درود اور صلوٰت سے
معطر جہاں کی فضائیں کریں

خطاؤں سے اک ایسی توبہ کریں
نہ ہرگز کبھی پھر خطائیں کریں

جہادات و صدقات و خیرات سے
جو ہوں دور اپنی بلائیں کریں

رہے ذکر مولےٰ سے شاداب دل
زباں سے بھی اس کی ثنائیں کریں

اسی میں فنا ہو کے پائیں بقا
اور اس کے ہی در پہ صدائیں کریں

رضا اس کی حاصل ہو گر آپ کو
تو پھر آپ بے شک جو چاہیں کریں

بھلا چاہیں ہر نیک و بد کا سدا
جفاؤں کے بدلے وفائیں کریں

دعاؤں کی شب بھی شب قدر ہے
اٹھو میرے پیارو دعائیں کریں

محمد صدیق امرتسری ایم۔ اے

رمضان المبارک کے اختتام پر

عید الفطر کیوں منائی جاتی ہے؟

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

رمضان آیا اور اب قریب الاختتام ہے۔ ہر جگہ عید الفطر کی تیاری بڑے اہتمام سے کی جا رہی ہے۔ بازاروں اور تجارتی مراکز میں گہما گہمی اور زرق و برق لباس کی خرید و فروخت ہو رہی ہے۔ اکل و شرب لذائذ و مرغوبات کے سامان مہیا کئے جا رہے ہیں۔ اس موقعہ پر مسلمانوں کا ایک طبقہ لہو و لعب میں مشغول ہوتا ہے۔ مگر جب ہم اپنے آقا سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کی ورق گردانی کرتے ہیں۔ تو عید الفطر کی مبارک تقریب پر آپ کی سیرت کا ایک ایسا واقعہ ملتا ہے جو آنکھوں سے آنسو رواں کر دیتا ہے۔ خدا کی ہزاروں رحمتیں اور برکتیں ہوں آپ کی ذاتِ مبارک پر خدا تعالےٰ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کے لئے "اسوۃ حسنۃ" قرار دیا ہے اور لفظ اسوہ میں لغوی لحاظ سے پریشانیوں مصائب اور مشکلات کا مداوا ہے۔ زخموں کا مندمل ہونا شامل ہے۔ ناخوشگوار حالات کی اصلاح مقصود ہے۔

واقعہ یہ ہے ایک دفعہ عید الفطر کی نماز پڑھانے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کچھ وقت پہلے گھر سے عید گاہ کی طرف نکلے۔ صحابہ کرام رضوان کے ساتھ ان کے بچے بھی تسبیح و تحمید و تکبیر کے کلمات مسنونہ کا ورد کرتے ہوئے عید کی نماز میں شمولیت کے لئے جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک یتیم بچہ اس منظر کو دیکھ کر آنسو بہا رہا تھا اور سسکیاں لے رہا تھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی نے اس دردناک منظر کو دیکھا اور اس کے رونے کی آواز اور اس کی حالت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجسم پیکرِ رحمت و شفقت کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ حضور بڑی تیزی سے اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اور دریافت فرمایا بیٹے تم کیوں رو رہے ہو؟ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے آج میرا مرحوم باپ یاد آ گیا۔ اور اگر آج میرا باپ زندہ ہوتا تو میں اس کی انگلی تھامے ہوئے عید گاہ کی طرف جاتا۔ حضور کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور بڑی جلدی سے اس یتیم کو گھر لے آئے نہلایا اور عمدہ کپڑے پہنائے خوشبو لگائی حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما اور حضرت فاطمۃ الزہرا بھی موجود تھیں۔ حضور نے اس یتیم بچے کے سر پر دستِ شفقت رکھتے ہوئے فرمایا بیٹا کیا تو پسند کرتا ہے کہ یہ بچے تمہارے بھائی ہوں اور فاطمہ تمہاری ماں۔ یہ سنکر بچہ مسکرایا اور حضور کو اطمینان و سکون ہوا۔ پھر آپ نے اس بچے کی انگلی پکڑی اور عید گاہ کو تشریف لے گئے۔

کیا یہ واقعہ کسی تبصرہ کا محتاج ہے

(۲)

عید الفطر کے لفظی معنے ہیں روزہ چھوڑنے کی تقریب خوشی۔ مگر رمضان المبارک کے احکام اور روزہ کی شرائط و آداب کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عید الفطر کا مقصد یہ ہے کہ یہ دن ان روزہ داروں کے لئے جشنِ مسرت ہے۔ جنہوں نے رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہ کر اور جملہ احکام کی تعمیل کرتے ہوئے رضائے ربانی کو حاصل کیا۔ اور ان کے اندر پورے ایک ماہ کی روحانی ریاضت نے اطاعت۔ خدائیت عقیدت محبت اور تسلیم و رضا کا جذبہ پیدا کیا اور یہ مہینہ ان سے راضی ہوا۔ ایک دفعہ سیدنا حضرت عمرؓ عید الفطر کے دن رو رہے تھے۔ جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ آج آپ کیوں رو رہے ہیں؟ سب دنیا مسرت و انبساط کے عالم میں ہے۔ فرمایا میں اس لئے رو رہا ہوں کہ خدا جانے اللہ تعالےٰ کا مہمان مہینہ مجھ سے راضی گیا یا ناراض۔ کیونکہ حقیقی عید ایک مومن روزہ دار کی ہی ہوتی ہے کہ اس کو نفسِ مطمئنہ اور رضائے ربانی حاصل ہو جائے۔ اگر ہر مومن عملی طور پر تغیر اور پاک تبدیلی پیدا کرے تو اسلامی معاشرہ مثالی معاشرہ بن سکتا ہے۔ روزہ دراصل ایک اخلاقی ضابطہ ہے اور اس اخلاقی ضابطہ کی تکمیل عید الفطر پر ختم ہوتی ہے۔ اس اخلاقی ضابطہ کی ایک کڑی غریب پروری بھی ہے تاکہ امیر اور فقیر کے درمیان مناسب توازن پیدا کیا جائے۔ اسلام نے روزہ کے ذریعہ عملی احساس پیدا کیا ہے۔ جس سے امیر فقیر اور پسماندہ طبقہ کے حقوق و جذبات کا اندازہ آسانی سے کر سکتے ہیں۔ اس عید الفطر کی تقریب کا ایک بنیادی مقصد یہ بھی ہے کہ قوم کے پسماندہ اشخاص کے حقوق کا خیال رکھو۔ اپنے اموال سے افلاس۔ بیماری اور جہالت کو ختم کیا جائے۔ آج ماہرین اقتصاد و معیشت اور اساتذہ اخلاق اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ پسماندہ اشخاص اور یتامیٰ کے حقوق کی نگرانی میں ہی کسی قوم کی حقیقی زندگی و راحت ہے۔ آج دنیا میں سب سے بڑا فتنہ امیر اور غریب کے درمیان باہمی امتیاز۔ مزدور و آقا کے درمیان تفاوت۔ یہ وہ خلیج ہے جس نے فریقین کے درمیان مستقل چپقلش پیدا کر رکھی ہے۔ اگر اس کا ازالہ کر دیا جائے۔ تو امن ہی امن ہے۔ اور معاشرہ میں اخلاق پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور اعتماد کی روح پیدا ہو جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ ایک دفعہ لبنان کے عیسائی وزیر تعلیم الاستاذ سلیم باب لحود نے بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا۔

الرسول العربی ھو فقیر ولکنہ
غوث لکل فقیر۔ الرسول العربی
ھو یتیم ولکنہ اب لکل یتیم

یعنی بلاشبہ رسول عربی خود فقیر تھے۔ لیکن آپ ہر فقیر کے لئے مجسم ہمدردی اور مواسات ہیں۔ رسول عربی یتیم تھے مگر آپ ہر یتیم کے لئے بمنزلہ باپ کے ہیں۔

الغرض عید الفطر کی مبارک تقریب انفرادی اور اجتماعی پیغام ہے۔ اور اسلامی تمدن و معاشرہ کا حقیقی مظہر ہے۔ مبارک ہیں وہ اصحاب جو اس مبارک تقریب کی غرض کو سمجھتے ہیں۔

یہ مہینہ وقفِ جدید کے سال رواں کا آخری مہینہ ہے

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے دسمبر کا مہینہ سال رواں وقفِ جدید کا آخری مہینہ ہے۔ جہاں بہت سی جماعتیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنے اپنے اجباب کے وعدہ جات کی ادائیگی کر چکی ہیں۔ وہاں ابھی کئی جماعتیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے وعدہ جات کی خاصی مقدار کو پورا کرنا ہے۔ ..... اٹھو اور اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کرو۔

۲۹ رمضان المبارک کو سو فیصدی وقفِ جدید کا وعدہ پورا کرنے والی جماعتوں اور اصحاب کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کئے جا رہے ہیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

---

۲۶ فتح ۱۳۴۸ ہش دسمبر ۱۹۶۹ء سے پہلے پہلے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمام اطفال ۲۶ فتح ۱۳۴۸ ہش (دسمبر ۱۹۶۹ء) سے پہلے پہلے سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لیں۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور ناظمین اطفال کا فرض ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی فوری تعمیل کروائیں۔ اور اس کے لئے ایک جامع منصوبہ بنا کر کام کریں تاکہ سب اطفال وقت مقررہ کے اندر اندر یہ آیات زبانی یاد کر لیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسجد تعلیم الاسلام کالج ربوہ

جو احباب مسجد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی تعمیر کے سلسلہ میں وعدہ جات پیش فرما چکے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم جلسہ سالانہ تک اپنے وعدہ جات ادا فرما کر ممنون فرما دیں۔ کیونکہ بسلسلہ تعمیر روپیہ کی فوری اور اشد ضرورت ہے۔ نیز ایسے مخیر احباب جماعت اور کالج کے اولڈ بوائز سے بھی جو ابھی تک اس کارِ خیر میں شریک نہیں ہوئے التماس ہے کہ اپنی طرف سے جلد از جلد عطیہ جات بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نیز احباب جماعت کی خدمت میں ایسے جملہ معطی حضرات کے لئے جو اس کارِ خیر میں شرکت فرما چکے ہیں عاجزانہ درخواست دعا عرض ہے۔ جملہ رقوم بنام

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ بمد مسجد فنڈ

ارسال فرمائیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رمضان المبارک کا آخری عشرہ اور ہمارا اعتکاف

مکرم مولوی شبیر احمد صاحب بشیر امیر المعتکفین مسجد مبارک ربوہ

احباب کو جریدہ "الفضل" کے ذریعہ معلوم ہوا ہوگا کہ اس مرتبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کی مختلف مساجد میں ۱۰۶ افرادِ جماعت (مرد اور مستورات) کو صیامِ رمضان کا ایک رکن اعتکاف بجا لانے کی توفیق ملی ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

رمضان المبارک کے اس آخری عشرہ میں خاص طور پر کثرت سے دعائیں کرنے تلاوت قرآن پاک تزکیۂ نفس اور خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا موقع ملتا ہے اور مسجد کا پاکیزہ اور پُرسکون ماحول اس کے لئے ایک سازگار فضا پیدا کرتا ہے اور معتکف اپنی ذاتی استعداد کے مطابق خدا تعالیٰ کے انعامات و اکرامات سے حصہ پاتا ہے

ہر طالب کے پیشِ نظر اپنا کوئی ذاتی مقصد ضرور ہوتا ہے جس کے حصول کے لئے وہ اپنی عاجزانہ اور مضطربانہ دعاؤں کے ذریعہ کوشاں رہتا ہے وہ آستانۂ الوہیت پر جھکتا اور اپنی آہ و زاری سے عرشِ معلّٰی کو ہلاتا ہے تب خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آکر اُس کی دستگیری کرتی ہے۔ ہم نے اپنی دعاؤں میں اپنے ذاتی مقاصد کو ایک طرف رکھتے ہوئے اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی آپ کے ہاتھوں اسلام اور احمدیت کے غلبہ اور فتحِ نمایاں کے ظہور کے لئے دردِ دل سے دعائیں کیں۔ اسی طرح آپ کے اہل و عیال اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندہ نشانیاں ہیں) اور خاندان کے دیگر افراد کی خوشی و خوشحالی و بہبودی اور سلامتی کے لئے اپنی دعاؤں کو مقدم رکھا اسی طرح سلسلہ کے مبلغین و مربیان اور تمام افراد جو اس وقت کسی نہ کسی رنگ میں اسلام اور احمدیت کی خدمت بجا لا رہے ہیں اُنہیں بھی اپنی دعاؤں میں جگہ دی۔

خدا تعالیٰ ہماری التجاؤں کو شرفِ قبولیت بخشے اور جلد سے جلد احمدیت کے غلبہ کے دن دکھائے۔ آمین۔

اس دوران اندرون اور بیرون ملک سے متعدد دوستوں کی طرف سے دعا کے لئے خطوط اور تاریں بھی موصول ہوتی رہیں۔ ہم نے ان کے لئے بھی بخل سے کام نہیں لیا۔ اور ان سب کے مقاصد کی برآری کے لئے باقاعدہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں خدا تعالیٰ ان سب کے مقاصد اور مرادیں پوری کرے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

قبولیت دعا کے لئے شدتِ توجہ کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ لیکن سوز اور قلق کا پیدا ہونا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے میسر آتا ہے۔ یہ انسان کے اپنے اختیار میں نہیں۔ تاہم مومن اپنے خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا۔ ہمارا یقین ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے عاجز بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور اُس کے فضل کے دروازے کھولنے کا پہلا مرحلہ دعا ہے۔ ہم معتکفین ایسے تمام دوستوں کے لئے جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں دعا کی درخواست کی نہ صرف خود فرداً فرداً دعائیں کرتے رہے ہیں بلکہ صبح و شام ایک دعا بصورت مرتب کر کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھی بھجوائی جاتی ہے کیونکہ ہم سب اپنے امام کی دعاؤں کے محتاج ہیں ایسے دوست جن کی طرف سے کوئی مطالبہ موصول نہ ہوا تھا۔ انہیں بھی ہم نے اپنی دعاؤں میں شامل رکھا۔

اے ہمارے قادر مطلق خدا! ہم تیرے کمزور عاجز اور ناتوان بندے ہیں تو سمیع و مجیب ہے۔ تو مضطر کی دعاؤں کو سنتا ہے تو ہم پر رحم فرما اپنے فضل و کرم کے دروازے ہم پر کھول دے۔ کیونکہ تو بے نیاز ہے اور ہم تیرے محتاج بندے ہیں۔

آمین

سفر میں روزہ کی ممانعت کی ضروری وضاحت

دارالافتاء کا ایک دیرینہ مضمون الفضل مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا تھا۔ اس میں ایک سوال اور اس کا جواب بول درج ہیں:۔

سوال:۔ رمضان کے مہینہ میں اگر کسی سرکاری ملازم کو فوری طور پر سفر کرنے کا حکم ظہر اور عصر کے درمیان یا دن کے کسی حصہ میں ملتا ہے تو کیا اُسے روزہ توڑ دینا چاہئے؟

جواب:۔ اگر کوئی تکلیف یا خاص حرج نہ ہو تو ایسی حالت میں روزہ پورا کر سکتا ہے۔

واضح رہے کہ یہ جواب جماعت کے موجودہ مسلک کے مطابق درست نہیں۔ صحیح جواب یہ ہے کہ سفر پیش آنے پر اسے روزہ کھول لینا چاہیئے۔ یہ مسئلہ مجلس افتاء میں پیش ہوا تھا مجلس نے جو فیصلہ کیا اور جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

فیصلہ مجلس افتاء نمبر ۲۶ مورخہ ۲/۶۷ ۲۶

سفر میں روزہ کی ممانعت کی وضاحت

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سفر میں روزہ رکھنے کو حکم عدولی قرار دیا ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔"

حضور علیہ السلام کا یہ فیصلہ آیت قرآنی فعدۃ من ایام اخر پر مبنی ہے اور احادیث نبوی کے مجموعی مفہوم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں رمضان میں روزہ رکھنے والوں کو عصاۃ قرار دیا ہے جن احادیث سے رخصت معلوم ہوتی ہے۔ امام بخاریؒ نے ان احادیث کو پہلے کی قرار دیا ہے۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باہر سے آنے والے احمدیوں کے لئے قادیان کو وطن ثانی قرار دیا ہے۔ اس لئے وہ سال قیام کے دوران میں روزہ رکھ سکتے ہیں۔ اور اگر نہ رکھیں تب بھی جائز ہے

۳۔ وطن ثانی کی طرف سفر بھی سفر ہی ہے۔ اس لئے روزہ رکھنا جائز نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا تعامل اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افطاری کے وقت سے پہلے قادیان آنے والے روزہ داروں کا روزہ کھلوا دیا تھا

۴۔ نفلی روزہ سفر کی حالت میں جائز ہے۔

۵۔ وہ تمام لوگ جن کی ڈیوٹی ہی سفر سے متعلق ہو جیسے ریلوے گارڈ۔ ڈرائیور۔ پائیلٹ۔ سفر ایجنٹ۔ دیہاتی ہرکارے وغیرہ مقیم کے حکم میں ہونگے اور رمضان کے روزے رکھیں گے۔

(ناظم افتاء)

قائدین خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کیلئے

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ چندہ جات کی رقوم مرکز کو ارسال کرتے ہوئے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں۔

۱۔ اگر آپ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال کر رہے ہیں تو منی آرڈر بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ارسال کریں۔

۲۔ منی آرڈر کوپن پر ارسال کردہ چندہ کی تفصیل ضرور تحریر کریں۔

۳۔ اگر آپ رقم بذریعہ بنک ڈرافٹ ارسال کر رہے ہیں تو بنک ڈرافٹ / چیک بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہونی چاہیئے۔ آپ بنک ڈرافٹ چنیوٹ کے کسی بنک کے نام ارسال کر سکتے ہیں۔

۴۔ بنک ڈرافٹ مرکز کو ارسال کرتے وقت رجسٹری کریں۔ اور بنک ڈرافٹ کی تفصیل ضرور ساتھ لکھیں

۵۔ خدام الاحمدیہ کے چندہ جات سے متعلق تمام خط و کتابت صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ یا مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہونی چاہیئے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ (ربوہ))

وقفِ جدید کے وعدہ جات کو سو فیصدی پورا کرنیوالی جماعتیں اور افراد!

ان کے اسماء گرامی خصوصی دعا کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حضور پیش کئے جا رہے ہیں

احباب جانتے ہیں کہ دسمبر ۶۹ء سال رواں وقف جدید کا آخری مہینہ ہے اور سیکرٹریان مال اور وقف جدید نے اس ماہ میں اپنی کارگزاری کا بہترین نمونہ پیش کرنا ہے۔

پس یہ ضروری ہے کہ ربوہ کے محلہ جات کے عہدیدار بھی اور بیرونی جماعتوں کے افراد اور ان کے عہدیدار بھی۔ وقف جدید کا سو فیصدی چندہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ادا فرمانے کی کوشش کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور مورخہ ۲۹ رمضان المبارک کو ایسے تمام افراد اور جماعتوں کی فہرست پیش کی جا رہی ہے۔ جنہوں نے اپنے وعدہ جات کو سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اطفال اور ناصرات

عیدی لیتے وقت چندہ وقف جدید کو یاد رکھیں

وقف جدید کا سال رواں چونکہ ۳۱/۱۲/۶۹ کو ختم ہو رہا ہے۔ اسلئے والدین اور بچوں کے سرپرستوں کی خدمت میں درخواست ہے اور بچوں کو بھی اس طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ وہ عید کے موقع پر اپنی عیدی میں سے چندہ وقف جدید ضرور ادا فرمادیں۔ تاکہ وہ جماعت کے خوش بخت نونہال ثابت ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم الشان نیکی کی توفیق بخشے اور اپنے بے پایاں فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

ماہنامہ تحریک جدید کا سالنامہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر ماہنامہ تحریک جدید کا ایک شاندار سالنامہ پیش کیا جائیگا اس شمارہ کے خاص خاص مضامین یہ ہیں:-

- مجدد نائیجیریا
- معجزات مسیح کا تفصیلی جائزہ
- احمدیت اکناف عالم میں
- نائیجیریا کی مذہبی حیثیت
- کاروان اسلام
- بلند پایہ منظومات

یہ سالنامہ مستقل خریداروں کو بغیر کسی زائد قیمت کے دیا جائے گا۔ رسالہ کا سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

اعلان گمشدگی رسید بکیں

رسید بک ۲۹۵۹ جماعت احمدیہ کوٹلہ ۹۹۰۲ گوٹھ رحمت علی ضلع نوابشاہ اور رسید بک ۱۷۹۳ عزیز آباد ضلع نوابشاہ سے گم ہو گئی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ بالا رسید بکس پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اور اگر کسی دوست کو ان رسید بکس کے متعلق علم ہو تو وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمادیں۔ والسلام

(ناظر بیت المال)

دعائے مغفرت

۱- میرے بڑے بھائی محترم محمد احمد صاحب ۲۵ اور ۲۶ نومبر ۱۹۶۹ء کی درمیانی رات کو بعمر ۷۵ سال چک ۶۱ ایل ضلع ساہیوال میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ہر دلعزیز شخص تھے اپنے پیچھے ایک بیوہ چھ لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور مرحوم کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(خاکسار نور احمد عابد ٹیکسیشن آفیسر ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ)

۲- میرے بڑے بھائی چوہدری عبد اللطیف آف کھاریاں ساکن چک ۱۵۲ ضلع بہاولنگر مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۶۹ء بروز منگل وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بعارضہ پیشاب کی تکلیف میں تقریباً ایک سال سے مبتلا تھے۔ اسی بیماری نے کینسر کی صورت اختیار کی۔ جو جان لیوا ثابت ہوئی۔

مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ یتیموں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ سلسلہ کے ساتھ بہت اخلاص رکھتے تھے۔ چندے باقاعدگی سے مرکز میں بھیجتے تھے۔

احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

(اہلیہ چوہدری سعد الدین صاحب مرحوم کھاریاں)

۳- میری بیوی سلیمہ بیگم بنت جناب مولوی خیر دین صاحب مرحوم جہلمی کی مورخہ ۱۲/۶۹ء ۸ بجے رمضان شریف کی ستائیسویں رات ۴۸ سال کی عمر میں وفات پا کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ ۱۲/۶۹ء بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے از راہ شفقت خود پڑھا۔ مرحومہ نیک متقی پرہیزگار اور نہایت صابر اور شاکر خاتون تھیں۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اور ہم سب لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ اور ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(سردار رحمت اللہ دارالرحمت ربوہ)

۴- میرے بھائی چوہدری عبد اللطیف صاحب چند ماہ بیمار رہنے کے بعد ۷۵ سال کی عمر میں چک نمبر ۱۵۲ ضلع بہاولنگر میں مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۹ء کو بوقت ساڑھے نو بجے صبح انتقال فرما گئے۔ مرحوم والد اکیلے ہی احمدی تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمادیں۔

فضل الٰہی ربوہ سیکرٹری کمیٹی۔ کھاریاں۔ ضلع گجرات

درخواست دعا

۱- میرا بھائی عبد العزیز گونگا عرصہ دس مہینہ سے ٹی بی میں مبتلا ہے۔ علاج جاری ہے مگر اسکی حالت اور بھی خراب ہو چکی ہے۔ نہ چل سکتا ہے۔ نہ بیٹھ سکتا ہے۔ میں اس کی بیماری سے سخت پریشان ہوں۔ جماعت کے تمام بہن بھائیوں سے التجا ہے کہ میرے اس بے بس بھائی کے لئے دعا کریں۔ کہ خداوند کریم اسے صحت عطا فرمادے (خورشید بیگم ہمشیرہ عبد العزیز خان گونگا بن بازار کالا گوجران ضلع جہلم)

۲- عزیزم برادرم چوہدری محمود احمد صاحب سنوری کوٹھہ میں بعض عوارض سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ان کا ایک معاملہ زیر سماعت ہے۔ اس میں نمایاں کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

حکیم حفیظ الرحمن سنوری

جانوروں کے امراض کی مجرب دوائیں
شفائے آفارہ۔ شفائے تمار
شفائے گل گھوٹو۔ شفائے منہ کھر
شفائے سرمن۔ شفائے عام
شفائے چوٹ۔ شفائے اوسن
شفائے حناق۔ شفائے رانی کھیت۔
شفائے بندش فی پیکٹ ۵۰ اور جن ۱۲ روپے
تفصیل کے لئے کتابچہ مفت
ہومیو پیتھک سٹور ز اہلہ پیسلا رحمت بازار ربوہ

تفسیر سورۃ فاتحہ معارف کا خزانہ ہے جس کے حاصل کرنیکی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے
(ادارہ الفضل)

دورِ ثانی کے واقفینِ وقفِ عارضی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے وقف عارضی کی تحریک کا دوسرا پنج سالہ دور یکم ہجرت (مئی ۶۹ء) سے جاری فرمایا ہے جو دوست اس تحریک کے ماتحت جماعتی خدمات بجا لا چکے ہیں ان کے ناموں کی فہرست بغرض تحریک دعا شائع کی جا رہی ہے احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ اس مبارک تحریک میں حصہ لیں۔ کم از کم دو ہفتے کے لئے وقف عارضی ہوتا ہے فارم وقف عارضی دفتر سے طلب فرما سکتے ہیں)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

۴۱۷	مکرم محمد صدیق صاحب چک نمبر	۲۲/۵ سید والا	ضلع شیخوپورہ
۴۱۸	، ماسٹر محمد حمید صاحب	نواب شاہ	
۴۱۹	، رشید احمد صاحب ارشد	لاہور	
۴۲۰	، محمد صدیق صاحب مسن باڈہ	لاڑکانہ	
۴۲۱	، ہدایت اللہ صاحب	لاڑکانہ	
۴۲۲	، چوہدری احمد خان صاحب	چک ۳۱۲۔ جاب	ضلع لائل پور
۴۲۳	، نواب دین صاحب	کوئٹہ	
۴۲۴	، محمد صالح صاحب	مبارک آباد سٹیٹ	حیدر آباد۔
۴۲۵	، عبدالمحسن صاحب محمود	ربوہ	ضلع جھنگ
۴۲۶	، عبدالکریم صاحب	کروڑی	
۴۲۷	، چوہدری محمد علی صاحب	چک ۴۹۱	ملتان
۴۲۸	، سلطان علی صاحب	چک ۴۹۱۔ ای بی	،
۴۲۹	، مظفر احمد صاحب چوہدری	۵/۳ میل	جھنگ
۴۳۰	، سجاد احمد صاحب	گجرات	
۴۳۱	، غلام احمد صاحب کشمیری	۹۹ شمالی	سرگودھا
۴۳۲	، نصیر احمد صاحب	۳۷ جنوبی	سرگودھا
۴۳۳	، عبدالغنی صاحب	خانیوال	ضلع ملتان
۴۳۴	، ناصر احمد صاحب نسر	جامعہ احمدیہ ربوہ	
۴۳۵	، چوہدری محمد لطیف صاحب	چک ۶۹ گھٹ پورہ	
۴۳۶	، عبدالمجید صاحب	کروڑی	خیرپور
۴۳۷	، محمد صدیق صاحب	بھاگٹیاں	ضلع سیالکوٹ
۴۳۸	، اختر حسین صاحب	کھرپا	،
۴۳۹	، محمد سلیمان صاحب	ربوہ	
۴۴۰	، منظور حسین صاحب	کلیاں	
۴۴۱	، سجاد احمد صاحب	ربوہ	
۴۴۲	، ریاض احمد صاحب ارشد	کوٹ افغاناں	ضلع سرگودھا
۴۴۳	، اہلیہ صاحبہ	،	
۴۴۴	، سعید احمد صاحب نون	پسرور	ضلع سیالکوٹ
۴۴۵	، سردار نور احمد صاحب مرتضےٰ	ربوہ	
۴۴۶	، رائے شہادت علی صاحب نسیم	شیخوپورہ	
۴۴۷	، چوہدری غفور احمد صاحب	کوٹھ عبدالحق پنجابی	نواب شاہ
۴۴۸	، مستری محمد ابراہیم صاحب	وردوال	ضلع سیالکوٹ
۴۴۹	، چوہدری فیض احمد صاحب	کوٹ کرم بخش	،
۴۵۰	، چوہدری رحمت علی	موئے والا	،
۴۵۱	، چوہدری عنایت اللہ صاحب	عینو والا	،
۴۵۲	، چوہدری محمد صدیق صاحب	پنڈی بھاگو	،

(باقی)

امانت فنڈ تحریک جدید

میں

روپیہ کیوں رکھا جائے

اس لئے کہ:

حضرت المصلح الموعود رضؓ کی جاری کردہ تحریک ہے

اس لئے کہ:۔

یہ ایک الہامی تحریک ہے

اس لئے کہ:۔

امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔

اس لئے کہ:۔

امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی،

مزید تفصیلات کے لئے:۔

افسر امانت تحریک جدید ربوہ سے رجوع کریں۔

علمی خزانے

رسالہ الفرقان میں مذاہب عالم کے بارہ ٹھوس علمی اور تحقیقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ہر شمارہ نئے سے نئے علمی خزائن پیش کرتا رہتا ہے جن کا جمع کرنا ہر علم دوست کے لئے از حد ضروری اور مفید ہے۔

دفتر الفرقان میں ۱۹۶۴ء ۱۹۶۵ء ۱۹۶۶ء ۱۹۶۷ء اور ۱۹۶۸ء کے مکمل فائل مجلد صورت میں برائے فروخت موجود ہیں۔ ہر مجلد فائل کی قیمت صرف آٹھ روپے علاوہ محصول ڈاک ہے (مینجر الفرقان۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار طویل عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلا آتا ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے صحت کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

(سلیمان دارالیمن ربوہ)

۲۔ خاکسار کے والد مکرم چوہدری عطا محمد صاحب کلوسکوی اور والدہ بعارضہ بخار کھانسی بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔

احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

شریف احمد کلو

کارکن نظارت بیت المال ربوہ

۱۵۰ سے زائد کامیاب تجربات

کاکتا بچہ کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیں

شاہ ہومیو چیک سٹور رحمت بازار ربوہ

مقوی دماغ

دماغی کام کرنے والوں کے لئے تحفہ ۵/-

سرولیشی

نوجوانوں کی صحت کا محافظ ۸/-

شیر دل

نوجوانوں کی بے شمار بیماریوں کی دوا ۶/-

شہزین

مرض اٹھرا کی معتدل پڑیاں ۶/-

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

فاؤنٹین پین کے لئے چائنا سٹار انک ربوہ کے ہر جنرل مرچنٹ سے مل سکتی ہے

سچائی ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کسی قوم کا رعب قائم نہیں ہو سکتا

جو لوگ سچائی اور دیانت کا نمونہ دکھاتے ہیں وہ اپنی قوم کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سچائی کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور راست بازی کا یہ حال تھا کہ آپ کا دشمن بھی اقرار کرتا تھا کہ آپ سچائی کے اعلیٰ مقام پر ہیں۔ چنانچہ جب آپ پر یہ وحی نازل ہوئی کہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو آپ نے صفا پر چڑھ کر مکہ کے لوگوں کو بلانا شروع کیا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا اگر میں تمہیں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بہت بڑا دشمن تم پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہے تو کیا تم میری بات مان لو گے اب بظاہر یہ ناممکن تھا کہ اتنی بڑی فوج وہاں جمع ہو اور مکہ والوں کو اس کا علم تک نہ ہو مگر انہوں نے کہا کہ ہاں ہم مان لیں گے۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ آپ کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ (تفسیر روح المعانی زیر آیت تبت یدا ابی لہب و تب) اسی طرح جب قیصر روما نے ابوسفیان کو اپنے دربار میں بلا کر اس سے پوچھا کہ کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے ساتھیوں نے تمہارے ساتھ کبھی جھوٹا معاہدہ کیا ہے؟ تو ابوسفیان نے کہا کہ پچھلے افعال کے متعلق تو میں کوئی گرفت نہیں کرتا لیکن اب انہوں نے ایک نیا معاہدہ کیا ہے دیکھیں وہ عہد شکنی کرتے ہیں یا نہیں۔ اس پر قیصر نے کہا کہ آئندہ کا ذکر جانے دو جب اس نے پیچھے تمہارے ساتھ کوئی عہد شکنی نہیں کی تو یہی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ آئندہ بھی نہیں کرے گا تو شدید سے شدید دشمن کو بھی جو آپ سے لڑائی کر رہا تھا یہ جرأت نہیں تھی کہ وہ آپ کے متعلق یہ کہے کہ آپ نے کبھی جھوٹ بولا ہے یا کوئی معاہدہ شکنی کی ہے یہی وہ چیز تھی جس کی وجہ سے مسلمان جب کسی ملک میں جاتے تو وہاں کے باشندے ان کے اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر ان کے اس قدر گرویدہ ہو جاتے کہ وہ اپنے ہم قوم اور اپنے ہم مذہب افراد سے بھی ان کی زیادہ عزت کرتے اور ان کی سلامتی کی دعائیں کرتے چنانچہ تاریخ میں لکھا ہے کہ مسلمانوں نے جب حمص پر قبضہ کر لیا جو رومیوں کے علاقہ میں تھا تو کچھ عرصہ کے بعد مسلمانوں کو دوبارہ دشمن کے حملے کا خطرہ پیدا ہو گیا اور انہوں نے مناسب سمجھا کہ اس وقت حمص کو خالی کر دیا جائے۔ اس فیصلہ کے بعد مسلمانوں نے وہاں کے عیسائیوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ ہم تم سے جزیہ وصول کر چکے ہیں۔ مگر یہ جزیہ اس شرط کے ماتحت لیا گیا تھا کہ ہم تمہارے جان و مال کی حفاظت کریں گے۔ اب چونکہ خود ہمارے لئے ایک نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اور ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے اس لئے ہم جزیہ کی رقم تمہیں واپس کرتے ہیں۔ چنانچہ کئی لاکھ روپیہ جو عیسائیوں سے جزیہ کے طور پر وصول کیا گیا تھا انہیں واپس کر دیا گیا۔ اس اعلیٰ درجہ کے نمونہ کا ان عیسائیوں پر اتنا اثر ہوا کہ جب اسلامی لشکر روانہ ہوا تو وہ ساتھ ساتھ روتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ خدا تم کو دوبارہ ہم میں واپس لائے۔ اور یہودی بھی بڑے جوش سے یہ کہتے جاتے تھے کہ توراۃ کی قسم جب تک ہم زندہ ہیں قیصر حمص پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ (فتوح البلدان بلاذری صفحہ ۱۳۶)

غرض سچائی ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کسی قوم کا رعب قائم نہیں ہو سکتا جو لوگ سچائی اور دیانت کا نمونہ دکھاتے ہیں وہ اپنی قوم کو چار چاند لگا دیتے ہیں اور جو لوگ یہ نمونہ نہیں دکھاتے ہیں وہ اپنی قوم کا گلا کاٹنے والے ہوتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورہ حج صفحہ ۴۲، ۴۳)

ترسیل زر اور انتظامی امور
سے
متعلق میجر الفضل سے
خط و کتابت کیا کریں)

مجلس طلبائے قدیم تعلیم الاسلام کالج

جیسا کہ محترم پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی طرف سے قبل ازیں اعلان ہو چکا ہے کالج کے طلبائے قدیم کی تنظیم نو کا کام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعے ان تمام طلباء سے جو اس ادارہ سے فارغ التحصیل ہیں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے مکمل کوائف سے خاکسار کو آگاہ کریں تاکہ انہیں باقاعدہ رکن بنایا جا سکے توقع ہے کہ امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر طلبائے قدیم کا کنونشن بھی ہوگا اس لئے میں طلبائے قدیم سے فوری توجہ کا طلبگار ہوں۔

اس طرح جن طلباء کو پہلے رکنیت فارم بھجوائے جا چکے ہیں ان سے بھی درخواست ہے کہ وہ ازراہ کرم اولین فرصت میں فارم پُر کر کے واپس ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ڈاکٹر ناصر احمد پراچہ ایم اے پی ایچ ڈی معتمد اعزازی)

اعلان نکاح

۷ نومبر ۱۹۶۹ء کو مسجد نور راولپنڈی میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے خاکسار کے بھتیجے عزیز چوہدری محمد داؤد صاحب ناصر ابن چوہدری محمد یعقوب صاحب ناصر ساکن کھڑدہ ضلع سیالکوٹ حال انگلستان کا نکاح عزیزہ انور جبیں صاحبہ بنت کرنل چوہدری بشیر احمد صاحب ساکن ہراڑہ ضلع سیالکوٹ حال راولپنڈی کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک کرے۔

(عبدالشکور بقلم سلسلہ)

جلسہ سالانہ کے موقع پر
عارضی دکانیں لگانے والوں کے لئے ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے منتظمین جلسہ سالانہ کو یہ اختیار عنایت فرمایا ہے کہ وہ جلسہ سالانہ کے ایام میں صدر انجمن احمدیہ کی مملوکہ کھلی زمینوں اور سڑکوں پر عارضی دکانات لگانے کی اجازت دیں۔ کسی اور ادارہ یا صیغہ کو ایسی اجازت دینے کا اختیار نہیں دیا گیا جو دوست اجازت کے خواہشمند ہوں ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی دکان ۲۰ دسمبر سے لگا سکتے ہیں۔ اس سے قبل نہیں اور اپنی اپنی دکان یکم جنوری کو ہر صورت اٹھانی ہوگی۔ کسی صاحب کو کچی یا پختہ اینٹوں کی دکان یا کھوکھا بنانے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ خیمہ یا سائبان وغیرہ ہی لگایا جا سکے گا یا ریڑھی سڑک کی جا سکے گی تاکہ اٹھانے میں آسانی رہے۔ نیز صرف اسی جگہ دکان لگائی جا سکے گی جس جگہ کی منتظم صاحب بازار اجازت دیں جن کی طرف سے حسب سابق باقاعدہ مطبوعہ اجازت نامہ جاری کیا جائے گا۔ جن دکاندار کے پاس ایسا اجازت نامہ نہیں ہوگا وہ دکان نہیں کھول سکیں گے

نوٹ:۔ جو دوست پھل مٹھائی اور تلی ہوئی اشیاء کی دکان لگائیں گے ان کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے ساتھ چھلکے یا کاغذ وغیرہ پھینکنے کے لئے مناسب برتن رکھیں تاکہ بازار صاف رہے۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد رشید صاحب ٹیلیفون سپروائزر کو اللہ تعالیٰ نے ۵ دسمبر ۱۹۶۹ء بروز جمعۃ المبارک چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب خوشنویس کاتب اور مکرم منشی نذیر الدین صاحب خوشنویس کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے نیز خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (محمد رشید کارکن [illegible] ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴